بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُنیا

تصنیف

فقیہِ عصر حضرت

قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدالعالمین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین: امابعد

جس انسان کے دل میں خوف خدااورفکرآخرت کی رمق باقی ہوگی وہ زیرنظرکتاب (دنیا) کوپڑھ کراللہ تعالیٰ کے دربار رحمت سے جنت بریں حاصل کرسکتا ہے۔لیکن جس انسان کے دل سے خوف خدااورفکرآخرت رخصت ہی ہوچکا ہے وہ کیا حاصل کرے گا۔ایسا انسان دوزخ کی طرف بھاگ رہا ہے بلکہ ایسا انسان تواس کتاب کو پڑھنا ہی پسند نہ کرے گا۔اس مکاراور راہ ماردنیا نے زرق برق لباس پہن کراور اپنے بدنما چہرے پر جونقاب اوڑھا ہوا ہے گویا مصنف نے یہ کتاب لکھ کراس دنیا کے مکروہ چہرے سے نقاب ہٹادیا ہے اب جوانسان اس دنیا کی حقیقت دیکھنا چاہے وہ بآسانی دیکھ سکتا ہے۔

میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ اس کتاب کوعبرت کی نگاہ سے اول تا آخر پڑھیں بلکہ بار بار پڑھیں تا کہ ہم کوقبراورحشر میں ذلت ورسوائی نہ اٹھانی پڑے۔جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر۳۲اور۳۶پرواقعات گواہ ہیں۔

حسبنااللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

طالب دعا: محمد عارف حسان

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین. امابعد؛

اے میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی میرے آقا علیہ ﷺ کے امتی یقین جان لے کہ دنیا بڑی ہی مکار ہے عیار ہے دھوکا باز ہے ایسے ایسے چکّر چلاتی ہے کہ انسان سمجھ ہی نہیں سکتا۔ ہاں ہاں جو سمجھ گیا دنیا کی چالوں کو جان گیا وہ تَر گیا وہ دوزخ سے بچ کر جنت بریں پہنچ گیا ایسے خوش نصیب لوگ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہو گا۔ ایسے حضرات رہتے دنیا میں ہیں لیکن دنیا کو قریب نہیں آنے دیتے۔ جیسے کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رہ نی دنیا ٹھگ نہ سانوں ساڈا اگے ہی جی گھبرایا ہو

اور جو دنیا کی چالوں کو نہ سمجھ سکا وہ ڈوب گیا وہ دوزخ کا ایندھن بن گیا۔

حکایت

ایک دن اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی عیسیٰ علیہ السلام دوپہر کے وقت کہیں جارہے تھے سورج اپنی تمازت کے ساتھ سروں پر جگمگارہا تھا گرمی کی شدت کی وجہ سے راستے سنسان ہو چکے تھے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک عورت زرق برق لباس پہنے اکیلی جارہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سوچنے لگ گئے کہ یہ عورت دوپہر کے وقت اکیلی جارہی ہے کیا اسے ڈر نہیں لگتا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے تو وہ عورت اِدھر کو ہی آ گئی اور جب وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قریب پہنچی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بی بی تجھے ڈر نہیں لگتا کہ تو اکیلی ہی پھر رہی ہے یہ سن کر وہ عورت بولی حضور میں عورت نہیں ہوں بلکہ میں دنیا ہوں میں آپ کو اپنی حقیقت بتانے آئی ہوں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تیری حقیقت کیا ہے اس نے کہا میری حقیقت یہ ہے کہ میرا زرق برق لباس میرے ظاہری نقش و نگار کو دیکھ کر لوگ مجھ پر فریفتہ ہو جاتے ہیں میں ان کے ساتھ یاری لگا لیتی ہوں دو چار دن ان کو نچاتی

بھڑکاتی ہوں پھران کو مار کر دوسروں کے پاس چلی جاتی ہوں اور ان کے ساتھ یاری لگالیتی ہوں پھران کو چند دن نچاتی بھڑکاتی ہوں پھران کو مار کرآگے چلی جاتی ہوں میرا یہی کام ہے یہ دیکھ لیجئے کہ میرے ایک ہاتھ میں خنجر ہے اور دوسرا ہاتھ خون سے لت پت ہے۔ لوگ میرے ظاہری نقش و نگار پر ایسے فریفتہ ہوتے ہیں کہ انہیں میرے اندر کا زہر نظر آتا ہی نہیں۔

زہر دارد در دَروں دنیا چوں مار
گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار

یعنی دنیا کے اندر زہریلے سانپ کی طرح زہر بھرا ہوا ہے اگرچہ اوپر سے بڑا ہی خوبصورت وخوشنما نظر آتا ہے۔

﴿پندنامہ﴾

فاعتبروا یا اولی الابصار

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ساتھ نفس لگا دیا ہے تاکہ دیکھیں بندہ نفس کو لات مار کر میرا ہو جاتا ہے یا کہ مجھے بُھلا کر نفس کا ہی ہو جاتا ہے اور پھر نفس کو دنیا کے ساتھ ایسی شدید محبت ہے جیسے

کہ ماں کو اپنے بچے کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔تو جیسے ماں اپنے بچے پر سب کچھ قربان کر دیتی ہے، اپنی نیند ، اپنے آرام تک کی پرواہ نہیں کرتی بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتی یوں ہی نفس دنیا کی محبت میں ایسا گرویدہ ہو جاتا ہے کہ نہ اسے قبر کی فکر رہ جاتی ہے کہ میری قبر جنت کا باغ بنے گی یا دوزخ کا گڑھا نہ اسے حشر کی سختی اور گرمی روک سکتی ہے نہ یوم حساب کی بازپرس نہ پل صراط کی باریکی اور تیزی کا خوف روک سکتا ہے۔ یہ نفس دنیا کی محبت میں ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ باوجود اس جاننے کے کہ اسلام میں سودی کاروبار حرام ہے رشوت ستانی حرام ہے شراب نوشی گناہ اور حرام ہے کسی کا حق مارنا ناقابل معافی جرم ہے اور حرام ہے نماز ترک کرنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے یہ جانتے ہوئے بھی سب کچھ چلتا رہتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر انسان ایسی نصیحت کی باتیں سن کر توبہ کرنا چاہے تو شیطان تھپکیاں دے کر ٹرخا دیتا ہے کہ جی سارے ہی کرتے ہیں تو نے کرلیا تو کیا ہوگا۔ جب قبر میں جائیں گے دیکھا جائے گا۔ پتہ

نہیں کہ قیامت آنی بھی ہے یا نہیں صدیاں گذر گئیں یہی سنتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے وغیرہ وغیرہ۔ شیطان اس قسم کے وسوسے دے کر انسان کو بے ایمان بنا کر دوزخی بنا دیتا ہے۔ کیونکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے دربار قسم کھائی ہوئی ہے یا اللہ جس آدم کی وجہ سے میرے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہے میں اس کی اولاد کو چھوڑوں گا نہیں آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے جیسے بھی ہو سکا اس کی اولاد کو گمراہ کر کے دوزخی بنا کر چھوڑوں گا اور اس کی اولاد کو سجدہ شکر نہیں کرنے دوں گا (نماز نہیں پڑھنے دوں گا)۔ ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شاکرین اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شیطان سن لے آدم کی اولاد میں سے جس نے بھی تیرا ساتھ دیا تیرے پیچھے چلا ان سب کو تیرے ساتھ ہی دوزخ میں پھینکوں گا۔ الحاصل یہ تینوں (نفس، شیطان، دنیا) مل کر دنیا میں ایسا فساد برپا کرتے ہیں کہ پناہ خدا۔

سود خوری، رشوت ستانی، شراب نوشی، فحاشی بدمعاشی،

دوسروں کا مال ہتھیانا، ڈاکے چوریاں، ناجائز قبضے، تکبر وغرور، قتل وغارت۔

پھر کروڑ پتی ارب پتی کھرب پتی ہوجانے کے باوجود پیٹ بھرتا ہی نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس دو وادیاں سونے کی ہوں تو وہ چاہے گا کہ ایک وادی اور مل جائے پھر فرمایا کہ انسان کے پیٹ کو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ لیکن جو بندہ توبہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔

ویتوب اللہ علی من تاب

اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ یہ دنیاوی زندگی جو کہ (ہزاروں میں سے کسی ایک کو) سو سال نصیب ہوتے ہیں ورنہ اوسطاً ساٹھ، سترّ تک ہی ہوتے ہیں تو اس زندگی پر فریفتہ ہوکر اس ابدی زندگی جس کے متعلق قرآن پاک میں بار بار اعلان فرمایا گیا ہے خالدین فیھا ابداً اس زندگی کا دوسرا کنارہ ہی نہیں ایسی زندگی کو برباد کرلینا کون سی عقلمندی ہے۔

پھر یہ دنیاوی زندگی آفات و بلیات میں گھری ہوئی زندگی بیماریوں دکھوں کی زندگی۔

بیشک سروے کر کے دیکھ لو کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جس میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ خوشی شادی کی؛ تو چند دنوں کے بعد کبھی خاوند بیمار تو کبھی بیوی بیمار، کبھی یہ دکھ کبھی وہ دکھ کبھی یہ فکر تو کبھی وہ فکر۔ لیکن وہ اخروی زندگی کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا رہے تو آخرت میں ایسی زندگی نصیب ہوگی جس میں نہ کوئی پریشانی نہ دکھ نہ بیماری نہ کوئی آفت نہ کبھی سر درد، نہ سردی پریشان کرے نہ گرمی۔ نہ کمانے کی فکر نہ کھانے کی نہ پہننے کی نہ کہیں آنے جانے کی فکر کہ ہر قسم کی سواری ہمہ وقت موجود۔

وہ زندگی جس کے متعلق خالق کائنات جل جلالہ خود قرآن مجید میں فرمائے:

وان الدار الآخرة لهی الحیو ان لو کانوا یعلمون

﴿القرآن﴾

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

اگر زندگی ہے تو وہ آخرت کی زندگی ہے کاش بندے اس کو جانیں وہ زندگی جس کے متعلق اللہ رب العالمین جل جلالہٗ یوں فرمائے:

وفیھا ماتشتھیہ الانفس وتلذ الاعین وانتم فیھا خالدون.

اے بندو! وہ ایسی زندگی ہے جس میں جو جی چاہے سب کچھ موجود ہے۔ پھر یہ کہ تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے نہ موت نہ بڑھاپا یعنی یوں نہ ہوگا کہ تم ہزار یا دو ہزار یا لاکھ کروڑ سال کے بعد بوڑھے ہو جاؤ گے نہیں نہیں بلکہ جنت میں مردوں کی عمریں تیس سال ان کی بیویوں کی عمریں بیس سال، اربوں کھربوں سال کے بعد بھی وہی جوانی وہی عیش و آرام وہی چہل پہل۔ وہ تمہارے مکانات وہ رہائش گاہیں وہ تمہاری کوٹھیاں اربوں کھربوں سالوں کے بعد بھی وہی چمک دمک وہی آن بان، جن مکانوں کوٹھیوں کو بنایا ہی ایسا گیا ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی گارا کستوری کا جن میں ہمیشہ خوشبوئیں مہکتی رہیں نہ وہاں ہیٹر کی ضرورت نہ اے سی کی نہ پنکھے وغیرہ کی۔ تو اے میرے عزیز اے میرے آقا مدنی تاجدار صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کیا یہ عقلمندی ہے کہ اس گدلی زندگی دھوکہ فریب کی زندگی آفات و بلیات کی زندگی پریشانیوں دکھوں کی زندگی نہ رہنے والی زندگی پر فریفتہ ہو کر اس ابدی زندگی جس میں نہ کوئی گدلا پن نہ بیماری نہ کوئی دکھ نہ درد نہ کوئی پریشانی نہ اس زندگی کے ختم ہو جانے کا خطرہ ایسی پاکیزہ زندگی کو داؤ پر لگا دینا کونسی عقلمندی ہے؟

آؤ ہم آج ہی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہو جائیں سچی توبہ کرلیں اس رحیم و کریم اس غفور و رحیم اس ارحم الراحمین مولیٰ جل جلالہٗ کا اعلان موجود ہے:

وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً

یعنی جو بندہ توبہ کرلے ایمان کے ساتھ نیک عمل کرے میں اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہوں معاف کر دیتا ہوں۔

ہاں تو جو بندہ نفس کے پیچھے لگ کر دنیا کے ساتھ یاری اور دوستی لگالے دنیا میں رشوتیں، سودی کاروبار، شراب خوری، بدمعاشی، چوری، ڈکیتی، دھوکا بازی، ناجائز قبضے ایسی غلط کاریوں

میں ہی مگن رہے جب اس کو موت آئیگی سارے پردے چھٹ جائیں گے پھر سب کچھ نظر آجائیگا کہ میں کیوں پیدا کیا گیا تھا کیا کرنا چاہیئے تھا کیا کر کے آیا ہوں :فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید. (قرآن مجید)

اور پھر جب غافل انسان قبر میں جائیگا تو وہاں رو رو کر عرض کرے گا یا اللہ میں بھول گیا میں گناہ کر بیٹھا مجھ سے غلطیاں سرزد ہوتی رہیں میں تیرے نبی کی نافرمانیاں کرتا رہا یا اللہ مجھے ایک مرتبہ دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام کوئی نافرمانی نہیں کروں گا تو فرمان جاری ہوگا اے بندے یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں بلکہ اے بدکار انسان اب تو قیامت تک اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَابُ

اے عقلمندو! اٹھو جاگو ہوش کرو ابھی توبہ کر لو کیا معلوم کہ شام سے پہلے پہلے موت کا فرشتہ آجائے پھر کیا بنے گا پھر توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ موت کے آنے سے پہلے توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تو پھر

کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

کیا یہ حیرانگی کی بات نہیں کہ سود پر قرض لے کر کارخانے آپ لگائیں رشوتیں لے کر فراڈ کر کے کوٹھیاں آپ بنائیں اور پھونک نکلنے کے بعد مزے دوسرے لوٹیں اور حساب آپ کو دینا پڑے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اللہ تعالیٰ کے دربار حاضر ہو گا تو جب تک پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے گا آگے قدم نہیں اُٹھا سکے گا ان میں سے ایک یہ کہ اے بندے بتا تو نے مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

کسی نے چند ناصحانہ اشعار لکھے ہیں وہ تحریر کئے جاتے ہیں شائد کہ کوئی بات دل میں اتر جائے اور قبر و آخرت کی بربادی سے بچ جائیں۔

☆☆☆

زر کی محبت جو تجھے پڑ جائے گی بابا
دکھ اس میں تیری روح بہت پائے گی بابا
ہر کھانے کو ہر پینے کو ترسائے گی بابا
دولت جو تیری ہے نہ کام آئے گی بابا
پھر کیا تجھے اللہ سے ملوائے گی بابا

دولت جو تیرے گھر میں پھولی ہے جوں پھول
مردود بھی کرتی ہے اور کرتی بھی ہے مقبول
جو چاہے تیرے ساتھ چلے یاں سے یہ مجہول
زنہار خبردار اس بات کو تو مت بھول
یہ خندی تیرے ساتھ نہیں جائے گی بابا

☆☆☆

یہ تو کسی کے پاس رہی ہے نہ رہے گی
جو اوروں سے کرتی ہے تیرے ساتھ کرے گی

کچھ شک نہیں اس میں جو بڑھی ہے تو گھٹے گی
جب تک تو جئے گا تجھے چین نہ دے گی
اور روح تیری قبر میں چلاّئے گی بابا

تو لاکھ اگر مال کے صندوق بھرے گا
ہے یہ تو یقین اک دن تو بھی مرے گا
پھر بعد تیرے اس پر جو ہاتھ دھرے گا
وہ ناچ مزے دیکھے گا اور عیش کرے گا
اور روح تیری قبر میں پچھتائے گی بابا

☆☆☆

ہوش سے کر گنج قارون پہ ذرا دھیان
جیسا کہ اسے اس نے کیا خوب پریشان
ویسے ہی مزہ تجھ کو بھی دکھلائے گی بابا

☆☆☆

زاں بعد کچھ واقعات تحریر کئے جاتے ہیں شائد کوئی کسی واقعہ سے ہی عبرت حاصل کر کے اور توبہ کر کے دوزخ سے بچ کر

جنت بریں حاصل کر لے۔

اللّٰھم ارزقنا ھٰذا بفضلک یا ارحم الراحمین

سود خوری کے واقعات

واقعہ:۱

بھائی پھیرو کے قبرستان میں اچانک ایک قبر سے آگ کے شعلے اُٹھنے لگے۔ پورا قبرستان دھوئیں میں لپٹ گیا۔ یہ عبرتناک منظر دیکھ کر لوگوں کا قبرستان کی طرف تانتا بندھ گیا۔

روزنامہ نوائے وقت 23 نومبر 2000ء

عنوان ہے:

بھائی پھیرو کے پرانے قبرستان میاں موڑ کی ایک پرانی قبر سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور یکا یک دھوئیں کے بادلوں نے پورے قبرستان کو اپنی لپٹ میں لے لیا یہ عبرتناک منظر دیکھنے کیلئے

نواحی آبادیوں سے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔

تین کمزور دل اشخاص بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ قبرستان کے نوے سالہ عمر رسیدہ گورکن نور محمد نے بتایا کہ یہ قبر ایک سود خور کی ہے جو اپنی زندگی میں لوگوں کو سود پر رقم دے کر ان کی جائیدادیں اور ان کی روزمرہ کی کمائی کی رقمیں ہڑپ کر جاتا تھا یہ خوفناک منظر دیکھنے والے کئی لوگ سجدہ ریز ہو کر گڑ گڑا کر عذاب میں مبتلا مردے کیلئے دعاء کرنے لگے تو دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے شعلے ٹھنڈے پڑ گئے اسی اثناء میں ایک خوف خدا رکھنے والا ایک شخص محسن رضا نے کچھ پڑھ کر سوراخ کو مٹی سے بند کرنا چاہا تو سوراخ کے پاس جونہی اس کا ہاتھ پہنچا تو وہ ہاتھ آگ سے جلنے لگا۔

(روزنامہ نوائے وقت 23 نومبر 2000ء)

اس واقعہ سے یعنی انگلی رکھنے سے ہاتھ جلنے لگا معلوم ہوا کہ لوگوں کے توبہ استغفار اور دعاؤں سے اوپر نکلنے والے شعلے تو مدھم ہو گئے لیکن قبر کے اندر آگ اسی طرح تھی۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

تنبیہ

بعض حضرات یہ کہہ دیتے ہیں جی ہم سود خور نہیں ہیں ہم تو سود پر قرض لے کر کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں لے جائیں گے۔

عن جابر رضی اللّٰہ عنه قال لعن رسول اللّٰہ ﷺ اکل الربوا وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سوآء

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ: صفحہ ۲۴۴)

یعنی لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے پر سود کھلانے والے پر سود لکھنے والے پر سود کے متعلق گواہی دینے والے پر نیز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سارے کے سارے گناہ میں برابر ہیں۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ذالک بانهم قالوا انما البیع مثل الربوا

(قرآن مجید، سورۃ البقرہ)

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

یعنی سودی کاروبار کرنے والوں کو یہ سزا کہ وہ روزِ قیامت آسیب زدہ (پاگلوں) کی طرح اٹھائے جائیں گے۔ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سوداگری اور سود ایک جیسے ہیں۔

نعوذ باللہ من ذالک

اللہ تعالیٰ موت کے آنے سے پہلے پہلے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

شراب نوشی کے متعلق واقعات

واقعہ:۱

خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک نوجوان آیا اور رو رو کر عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یہ سنکر خلیفہ نے فرمایا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے وہ توبہ قبول فرمالیتا ہے خلیفہ عبدالملک نے پوچھا اے نوجوان وہ کونسا گناہ ہے؟ اس پر اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں قبریں کھولا کرتا تھا میں نے ایک قبر کھولی تو دیکھا کہ مردہ خنزیر بنا ہوا

ہے اور وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا میں ڈر کر بھاگنے لگا تو آواز آئی کہ تو پوچھتا کیوں نہیں کہ یہ خنزیر کیوں بنایا گیا ہے میں نے کہا بتائیے کہ اس کو یہ سزا کیوں ملی ہے تو آواز آئی کہ یہ شرابی تھا یہ بغیر توبہ ہی مرگیا تھا اس لئے اس کو یہ سزا ملی۔ (کتاب الزواجر)

تفصیل کیلئے کتاب ''اسلام میں شراب کی حیثیت'' کا مطالعہ کریں۔

واقعہ ۲:

عوام بن حوشب نے بیان کیا کہ میں ایک بستی میں گیا اور بستی کے قریب ہی قبرستان تھا۔ جب عصر کا وقت ہوا تو دیکھا کہ ایک قبر کھل گئی اس میں سے ایک شخص نکلا جس کا سر گدھے کے سر جیسا تھا وہ تین بار گدھے کی طرح ہینگا پھر وہ قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص شرابی تھا جب یہ شراب پیتا اور پھر جب ہوش میں آتا تو اس کی ماں اس کو نصیحت کرتی اے بیٹا اللہ تعالیٰ سے ڈر، شراب مت

پیاکرتو یہ جواب میں کہتا ماں تو گدھے کی طرح ہینگتی ہے پھر جب یہ مرا تو عصر کا وقت تھا۔ اب یہ ہر روز عصر کے وقت قبر سے نکلتا ہے اور تین بار **ھینگتا** ہے پھر قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

(شرح صدور: ص ۱۷)

سبق

قبر سے نکل کر **ھیـنگنا** یہ تو لوگوں کی عبرت کیلئے تھا اور قبر کے اندر جو سزا ملتی ہوگی وہ، وہ جانے اور اس کا رب تعالیٰ جانے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین

رشوت ستانی کے واقعات

واقعہ:۱

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نوجوان تعلیم یافتہ جب ڈگریاں حاصل کر کے فارغ ہوا تو اس نے کسی سرکاری محکمہ میں ملازمت اختیار کر لی پھر اس نے دفتر بنالیا اور خوب رشوت کا بازار گرم کیا۔ دو سال گذرے چار سال گذرے دس سال گذرے یوں

ہی عرصہ گذر گیا آخر کار وہ بیمار ہو گیا اور اس کے جسم سے بدبو آنے لگی جب وہ بدبو زیادہ بڑھ گئی تو گھر والوں نے (جن کی خاطر وہ یہ گھناؤنا کاروبار کرتا تھا) وہ تنگ آ گئے ان کا ایک رشتہ دار ڈاکٹر تھا اس کو بلایا اور علیحدگی میں اس سے درخواست کی کہ اس کو ایسا ٹیکہ لگاؤ کہ یہ دوسرے جہان چلا جائے اس ڈاکٹر نے انکار کر دیا پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس رشوت خور افسر کو ایک علیحدہ کمرے میں ڈال دیا اور دور سے ہی اسے کچھ کھانے پینے کو ڈال دیتے اور جب وہ مر گیا تو اتنی بدبو پھیلی کہ کوئی قریب نہ آتا دور سے ہی پائپ کے ذریعے پانی چھڑک کر کفن کا کپڑا ڈال کر راتوں رات قبرستان لے جا کر دفن کر کے آ گئے۔

واقعہ:۲

حضرت مولانا محمد الیاس قادری امیر دعوت اسلامی نے اپنی کتاب میں واقعہ لکھا کہ ایک نوجوان انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کسی محکمہ میں ملازم ہو گیا پھر اس نے کوٹھی بنالی نیز سخاوت بھی بہت کرتا تھا بیواؤں کی خدمت یتیموں کی خدمت ناداروں کی

خدمت بچیوں کی شادیاں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہا وہ ۱۹۵۴ء
میں فوت ہو گیا جب اس کو دفن کر کے اس کے رشتہ دار قبرستان سے
باہر نکلے تو ایک زوردار دھما کا ہوا مڑ کر دیکھا تو اسی کی قبر سے دھما کا
ہوا ہے اور جب لوگوں نے اس کے ہمسایوں رشتہ داروں سے
پوچھا کہ یہ نوجوان کیسا تھا تو جواب ملا کہ یہ رشوت خور تھا۔کوٹھی بھی
رشوت کے مال سے بنائی۔ بیواؤں، ناداروں ،محتاجوں کی خدمت
بھی رشوت کے مال سے کرتا تھا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون
واقعی سچ فرمایا گیا ہے کہ حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔
اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی آؤ ہم جاگیں ہوش کریں اور
اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں تو ہمیں باآسانی معلوم ہو
جائے گا کہ یہ سارا چکر دینا کا ہی ہے جو کہ شیطان کے ساتھ مل کر
ہمیں چکر دے رہی ہے ہمیں نچاتی بھڑ کاتی ہے۔اگر ہم اس دنیا کی
فریب کاریوں سے منہ باہر نکال کر دیکھیں تو ہم بخوبی اس نتیجے پر
پہنچ سکتے ہیں کہ ہماری اولاد ہماری خیر خواہ نہیں بلکہ یہ ہماری دشمن
ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

ان من ازواجکم واولادکم عدولکم فاحذروھم.

یعنی اے بندو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں ان سے بچو۔

مندرجہ ذیل واقعہ کو عبرت کی نظر سے پڑھیں

واقعہ

آج سے اندازاً دس بارہ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ میں (فقیر ابوسعید غفرلہ) ظہر کی نماز پڑھ کر اپنے کمرہ میں جو کہ جامع مسجد گلزار مدینہ کے جنوب میں تھا اس کمرے میں بیٹھا تھا کہ محلّہ گورونانک پورہ سے ایک آدمی آیا اور مجھ سے سوال کیا کہ مفتی صاحب کیا آپ نے کوئی غسل دینے والا بندہ رکھا ہوا ہے! میں نے کہا ہم نے کوئی بندہ نہیں رکھا وہ یہ سن کر گرم گرم باتیں کرنے لگا اور بولا میں حامد یہ مسجد میں گیا وہاں سے بھی کوئی بندہ نہیں ملا میں غوثیہ مسجد گیا وہاں بھی کوئی غسل دینے والا بندہ نہیں ملا اور آپ نے بھی کوئی بندہ نہیں رکھا ہوا میں نے پوچھا کیا ہوا تو وہ بولا میرا باپ فوت ہو گیا ہے مجھے غسل دینے والا کوئی نہیں مل رہا میں نے کہا کیا

اللہ تعالیٰ کے حبیب نے یا صحابہ کرام نے غسل دینے کے لئے بندے رکھے ہوئے تھے وہ تو خود ہی غسل دیتے تھے آؤ میں غسل کا طریقہ بتا دیتا ہوں اور جا کر اپنے والد کو غسل دے لو وہ بھوں بھوں کرتا گند بولتا ہوا نکل گیا۔

درس عبرت

اے میرے مسلمان بھائی ذرا غور کر جس اولاد کی خاطر تو رشوتیں لے سودی کاروبار کرے وہ تیرے جسم کو ہاتھ لگانا گوارہ نہ کرے حالانکہ ابھی تیرا جسم اوپر رکھا ہوا ہے مگر تو ایسا لٹو ہو گیا ہے کہ حرام مال سے اولاد کو پالتا ہے ذرا سوچ کر جواب دے کہ ایسی اولاد تجھے قیامت کے دن کیا فائدہ دے گی۔ ہاں یہ بھی سن لے کہ تیری اولاد قیامت کے دن تیرے ساتھ کیا سلوک کرے گی۔ سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قیامت کے دن بیٹا اپنے باپ کی گردن پکڑے گا اور اللہ تعالیٰ جبار و قہار کے دربار لے جائے گا۔ اور عرض کرے گا یا اللہ یہ میرا باپ ہے میرا اس پر حق ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا حق ہے تو بیٹا کہے گا یا اللہ اس باپ نے مجھے

دین کا علم نہیں دلوایا اور حلال نہیں کھلایا اس پر حکم جاری ہوگا اے فرشتوں اس باپ کی نیکیاں بیٹے کو دو اور اس باپ کو دوزخ میں پھینک دو۔

یہ ہے زر کی محبت کا انجام اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا کی مکاریوں فریب کاریوں سے بچائے آمین۔ لیکن میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں۔

امین سنے گا کون تجھ سے یہ انجمن ہی بدل گئی ہے
ذر کی محبت نے ہمیں اندھا کر دیا ہے

نماز میں کوتاہی کے واقعات

واقعہ:۱

خلیفہ عبدالملک کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور رو رو کر کہنے لگا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے خلیفہ نے کہا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پوچھا بات کیا ہے اس نوجوان نے کہا اے امیر المؤمنین میں قبریں

کھولا کرتا تھا ایک دن ایک قبر کھولی تو دیکھا کہ مردہ کی قبر شعلہ زن ہے ساری قبر میں آگ بھڑک رہی ہے میں ڈر کر بھاگنے لگا تو آواز آئی کہ تو پوچھتا کیوں نہیں کہ اس کو یہ سزا کیوں ملی ہے میں نے کہا بتایئے کہ اس کو یہ سزا کیوں ملی ہے جواب ملا کہ یہ بے نمازی تھا اس لئے اس کی قبر میں آگ بھڑک رہی ہے۔

(الزواجر: ص ۱۶۰، ج ۲)

واقعہ ۲:

درۃ الناصحین میں واقعہ لکھا کہ ایک آدمی فوت ہو گیا جب اس کو غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ گاہ لے گئے اور جنازہ پڑھنے لگے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی ہے جب کفن کھولا تو دیکھا کہ زہریلا سانپ ہے جو کہ اسے ڈس رہا ہے لوگ اس کو مارنے کیلئے دوڑے تو سانپ نے کلمہ شریف پڑھا اور بولا کہ تم مجھے کیوں مارتے ہو میں تو اسے قیامت تک عذاب دیتا رہوں گا کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے اس پر مسلط کیا ہے لوگوں نے پوچھا اے سانپ ہمیں یہ بتا دے کہ اس کا جرم کیا تھا سانپ نے کہا اس کے

تین جرم تھے:

۱: یہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا۔ نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا تھا۔

۲: یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا تھا۔

۳: یہ علماء کی بات نہیں مانتا تھا۔

اس لئے خدا تعالیٰ نے اس پر مجھے مسلط کر دیا ہے میں اسے قیامت تک ڈستا رہوں گا۔ (درۃ الناصحین: ص ۱۴)

تنبیہ

کچھ لوگ تو نماز پڑھتے ہی نہیں کچھ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن جب وہ دنیاوی لحاظ سے بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے بلکہ وہ گھروں میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا پکا مسلمان بنائے۔

واقعہ:۳

ایک آدمی کی بہن فوت ہوگئی جب اسے دفن کر کے گھر آئے تو اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میرے جیب میں تھیلی تھی جس میں کچھ نقدی تھی وہ کہاں گئی سوچتے سوچتے سوچ یہاں پہنچی کہ وہ ہمشیرہ کی قبر میں رہ گئی ہے کسی دوست کو ساتھ لیا اور قبرستان پہنچ کر ہمشیرہ کی قبر کھولی تھیلی تو مل گئی پھر اس نے دوست کو کہا تو ذرا ادھر منہ کر تا کہ میں دیکھوں کہ بہن کا کیا حال ہے جب اینٹ اٹھائی تو دیکھا کہ ساری قبر شعلہ زن ہے قبر میں آگ بھڑک رہی ہے۔ جلدی سے اینٹ پھینکی اور قبر کی مٹی برابر کر کے روتا چلاتا ماں کے پاس آیا اور پوچھا اماں یہ بتا کہ میری بہن کا کردار کیا تھا کیونکہ میں دیکھ کر آیا ہوں کہ بہن کی قبر میں آگ بھڑک رہی ہے ماں نے بتایا کہ تیری بہن نماز میں کوتاہی کرتی تھی اور غالباً وہ نماز وضو سے نہیں پڑھتی تھی اور ہمسائیوں کے گھروں میں جھانکا کرتی تھی۔

(شرح الصدور: ص ۴۷)

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

بدکاری (زنا) کرنے والوں کے واقعات

واقعہ:۱

ایک ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ 1991ء کی ایک رات میں نے خواب دیکھا جس کی وجہ سے میں چھ مہینے بیمار رہا خواب یوں ہے کہ مجھے ایک قبر کے اندر لے جایا گیا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک مردہ تڑپ رہا ہے جیسے کہ وہ سخت اذیت اور تکلیف میں ہے اس کا منہ کھلا تھا مگر آواز نہیں نکل رہی تھی بازو اور ٹانگیں درد کی وجہ سے کانپ رہے تھے کافی دیر تک یہ حالت رہی ۔ جب کچھ سکون ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص نے ایک چمکدار چابک جیسی چیز اس کی پیشاب کی نالی میں داخل کر دی جس کی وجہ سے وہ مردہ پھر تڑپنے لگ گیا یہ منظر دیکھ کر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اس میت کو یہ عذاب کیوں دیا جا رہا ہے اس نے بتایا کہ یہ دنیا میں زنا کیا کرتا تھا اور جب سے یہ مرا ہے اسے یہی عذاب دیا جا رہا ہے میں کافی دیر تک یہ منظر دیکھتا رہا جب اس کو کچھ سکون ملے وہ شخص پھر

اس کی پیشاب کی نالی میں وہی چیز داخل کر دے پھر وہ تڑپنے لگ
جائے میں یہ منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ اس شخص نے مجھے بھی لٹا لیا اور
اسی طرح کی چمکدار چیز میری پیشاب کی نالی میں بھی داخل کر دی
(اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس گناہ میں مبتلا تھا) میں
بھی ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگ گیا میں کافی دیر تک تڑپتا رہا
جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا میرا بستر بھیگا ہوا ہے اور وہ سخت تکلیف
ابھی تک جاری تھی میں سمجھا کہ شاید پیشاب نکل گیا ہے مگر دیکھا تو
تکیہ تک بھیگا ہوا تھا اسکے بعد جب میں نے پیشاب کیا تو وہ پیشاب
خون کی طرح سرخ تھا اور یہ تکلیف چھ ماہ تک رہی کہ جب پیشاب
کرتا خون کی طرح سرخ ہوتا اور درد کی تکلیف بھی جاری رہی حتیٰ
کہ میں بہت کمزور ہو گیا ہر قسم کی لیبارٹری ٹیسٹ گردے مثانے
ایکسرے وغیرہ کئی ڈاکٹرں سے مشورہ بھی کیا مگر کہیں سے آرام نہ
آیا آخر کار اللہ تعالیٰ کے دربار رجوع کیا توبہ استغفار کیا نمازیں
شروع کر دیں تو چھ ماہ بعد مجھے سکون نصیب ہوا۔

(روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء)

واقعہ:۲

جون ۲۰۰۱ء روزنامہ پاکستان میں واقعہ شائع ہوا کہ ملکہ ہانس کے ایک گاؤں احمد ملوک میں لیڈی ڈاکٹر عاصمہ اور سرکاری ڈاکٹر رات کے اڑھائی بجے ایک کمرہ میں رنگ رلیاں منانے میں مصروف تھے کہ اچانک وحشیانہ چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں ان آوازوں کو سن کر چوکیدار اللہ بخش اہل محلّہ سمیت دیوار پھلانگ کر کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لیڈی ڈاکٹر عاصمہ برہنہ حالت میں زمین پر تڑپ رہی ہے (سیاہ رنگ کے ناگ) کے ڈسنے کی وجہ سے۔ جبکہ سرکاری ڈاکٹر کے گرد سیاہ ناگ لپٹا ہوا تھا دیہاتیوں نے سانپ کو مار دیا مگر لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر طبی امداد ملنے سے پہلے ہی دم توڑ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس لیڈی ڈاکٹر کی نعش پھٹ گئی جسے اہل محلّہ نے فوری طور پر سپرد خاک کر دیا۔

(روزنامہ پاکستان جون ۲۰۰۱ء، بحوالہ رضائے مصطفیٰ)

توبہ کے متعلق واقعات

واقعہ:۱

علامہ قلیوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قلیوبی میں واقعہ لکھا ہے جس کا مفہوم تحریر کیا جا رہا ہے:

ایک بادشاہ تھا جو کہ دین سے دور لیکن اس کا وزیر نہایت نیک انسان تھا وزیر اس انتظار میں رہتا تھا کہ کوئی موقعہ ملے تو بادشاہ کو اسلام کی طرف راغب کروں ایک دن بادشاہ نے کہا وزیر صاحب آج رات باہر کو چلیں اور پبلک کی خبر گیری کریں جب باہر نکلے تو ایک نہایت اونچا مکان سامنے آیا جس کے روشندانوں سے روشنی چھن رہی تھی بادشاہ نے وزیر صاحب سے کہا خیر ہو کہ آدھی رات یہ روشنی کیوں ہے اوپر چڑھ کر روشن دان سے جھانکا تو دیکھا کہ اندر اَروڑی (گندگی) کا ڈھیر ہے اور اس کو کرسی نما بنایا گیا ہے اس پر ایک مرد فقیرانہ اور گندا لباس پہنے بیٹھا ہے سامنے ایک عورت ہے وہ بھی فقیرانہ لباس میں ہے وہ مرد اسے خطاب کرتا ہے

ملکہ یہ بات یوں ہے یہ بات یوں ہے وہ جواباً کہتی ہے ہاں بادشاہ
سلامت ایسے ہی ہے یہ منظر دیکھ کر بادشاہ حیرت میں پڑ گیا کہ کون
بادشاہ اور کون ملکہ آخر کار نتیجے تک پہنچ گیا کہ یہ تو شغل کر رہے ہیں
وہ فقیر اپنے کو بادشاہ تصور کئے ہوئے ہے اور اس کی بیوی ملکہ بنی
بیٹھی ہے بادشاہ وزیر سے کہنے لگا وزیر صاحب یہ شغل کر رہے ہیں
انہیں کرنے دو ہمارا کیا نقصان یہ سن کر وزیر کو موقعہ مل گیا وزیر بولا
بادشاہ سلامت جیسے آپ کی سلطنت اور بادشاہی کے سامنے یہ گندگی
کا ڈھیر ہے اسی طرح ایک اور بادشاہی ہے جس کے سامنے آپ کی
ساری سلطنت گندگی کا ڈھیر ہے بادشاہ چونکا اور بولا وزیر صاحب
وہ سلطنت کہاں ہے بتایئے میں وہ ضرور حاصل کروں گا وزیر
صاحب نے جنت کے متعلق قرآن پاس سے آیات مبارکہ پڑھ کر
بیان کیا پھر بادشاہ کو اس کے آباؤ اجداد کی قبروں پر لے گیا۔ وہاں
کچھ ناصحانہ اشعار لکھے ہوئے تھے جو یہ تھے:

اتعمی عن الدنیا وانت بصیر

وتجهل عمّا فیها وانت خبیر

یعنی اے بندے تو دنیا سے کیوں اندھا ہوتا ہے حالانکہ تو انکھیارا ہے اور تو دنیا کے چکروں سے جاہل بنتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے۔

وتصبح تبنیها کانک خالد
وانت غداً عما بنیت تسیر

اے انسان تو دنیا میں مکانات بناتا ہے گویا کہ تونے ہمیشہ رہنا ہے اور اے غافل انسان تو نے یہ سب کچھ چھوڑ کر چلے جانا ہے۔

وترفع فی الدنیا بناءً فاخرا
ومثواک بیت فی القبور صغیر

یعنی اے غافل انسان تو دنیا میں بڑے بڑے فاخرانہ مکان بناتا ہے لیکن تیرا ٹھکانا قبروں میں چھوٹا سا مکان ہے۔

جب بادشاہ نے یہ اشعار پڑھے اس نے سچی توبہ کر لی اور دوزخ کے عذاب سے نجات پا گیا۔

(قلیوبی: صفحہ ۴۴)

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

بعض علماء بیان فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے کہا وزیر صاحب میں وہ حکومت وہ سلطنت ضرور حاصل کروں گا جس کے سامنے میری یہ سلطنت گندگی کا ڈھیر ہے پھر وہ توبہ کر کے حکومت چھوڑ کر گوشہ نشین ہو گیا اور وزیر صاحب اس کو گذر اوقات کیلئے کچھ دیدیا کرتے تھے آخر کار وہ بادشاہ فوت ہو گیا تو وزیر صاحب کو خواب میں ملا اور کہا وزیر صاحب اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے واقعی یہاں ایسی سلطنت مل گئی ہے کہ دنیا کی سلطنتیں اس کے سامنے گندگی کا ڈھیر ہیں۔

(نوٹ) کیوں نہ ہو جبکہ سرکاری فرمان ہے کہ جو سب سے ادنی جنتی ہو گا اسے اتنی بڑی جاگیر ملے گی جو کہ اس دنیا سے دس گنا بڑی ہو گی۔

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اے بندو دوڑ و کوشش کرو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی جیسے ساتوں آسمان پھیلا دیئے جائیں اور ساتھ ہی ساتوں زمینیں بھی پھیلا دی جائیں تو جنت اس سے بھی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ جنت نصیب کرے۔ آمین

واقعہ:۲

ایک اموی شہزادہ محمد بن سلیمان جو کہ بہت ہی بڑا صاحب
ثروت اور مالدار تھا اور ساتھ ہی یہ کہ وہ عیاش بھی بہت تھا ہمہ وقت
اس کے دربار میں نوجوان لڑکیاں لڑکے خدام موجود رہتے تھے۔
کھانے پینے اور عیاشی کے اسباب میں کوئی کمی نہیں تھی وہ لاکھوں
درہم و دینار اپنی عیاشی فحاشی میں صَرف کر دیا کرتا تھا اور دور دراز
سے ہر قسم کی خوشبوئیں عطریات منگوائی جاتی تھیں وہ خود بڑا حسین و
جمیل خوبرو نوجوان تھا۔ اس کا ایک محل تھا جس کے کچھ دروازے
باہر بازار کی طرف، کچھ دروازے اس کے باغ کی طرف کھلتے
تھے۔ اس محل میں ایک چاندی کا قبہ تھا جو کہ سونے سے مزین تھا اور
وہ سر پر نہایت ہی قیمتی تاج پہنتا تھا جو کہ عجیب و غریب قسم کے
موتیوں اور جواہر سے مزیّن تھا نیز اس کے کچھ ہم ذوق و ہم خیال
یار دوست تھے جو کہ اس کے ہاں ڈیرے ڈالے ہوتے تھے اس کے
غلام اس کے خدام ہمہ تن چوکنے کھڑے رہتے تھے، اس کے سامنے
پس پردہ کچھ گانے والیاں موجود رہتی تھیں جب اسے گانے سننے کا

شوق ہوتا تو وہ اشارہ کر دیتا وہ گانے لگ جاتیں جب کسی اورطرف مشغول ہونا چاہتا تو وہ ہاتھ کا اشارہ کر دیتا وہ گانے والیاں خاموش ہو جاتیں اور شراب نوشی کی وجہ سے جب رات کا کافی حصہ گذر جاتا اور وہ نشہ کی حالت میں مدہوش ہوتا تو اس کے یار دوست چلے جاتے۔ پھر جب صبح ہوتی تو کھیلنے والے آجاتے وہ اپنی کھیلوں کا مظاہرہ کرتے نیز اس کے دربار میں موت یا بیماری وغیرہ کا ذکر تک نہ ہوتا۔ بلکہ صرف ایسی چیزوں کا ذکر ہوتا جن سے اس کا دل خوش رہے۔

ایک رات جبکہ وہ اپنے قبہ خاص میں تھا رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا اور وہ اپنے اسی عیاشی فحاشی کے شغلوں میں مشغول تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں ایک عجیب سی آواز سنائی دی جو کہ اس کے دل پر اثر کر گئی اس نے اپنا سر اس طرف نکالا جدھر سے آواز آ رہی تھی اس نے اپنے غلاموں اپنے خدام سے کہا پتہ کرو کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے وہ دوڑے بھاگے تو دیکھا کہ ایک مسجد میں ایک درویش ہے جس کے جسم پر صرف ایک گوڈری تھی رنگ

زرد، نحیف الجسہ جس کا پیٹ پیٹھ کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ان خدام نے اس کو ساتھ لیا اور اس شہزادے کے ہاں لے آئے اس نے پوچھا کہ تو کچھ گا رہا تھا اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید پڑھ رہا تھا شہزادے نے کہا مجھے بھی سنا تو اس درویش اللہ والے نے اعوذ باللہ پڑھ کر قرآن مجید کی آیات مبارکہ پڑھنا شروع کر دیں جس کا مفہوم یہ تھا:

بیشک نیک لوگ قیامت کے دن جنت میں ہونگے وہاں قسما قسم کی نعمتیں ہوں گی وہ تختوں پر بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے تُو ان کے چہروں میں نعمتوں کے آثار دیکھے گا۔ وہ رحیق مختوم پلائے جائیں گے جو کہ کستوری کی مہر شدہ ہوں گے۔ ایسی نعمتوں میں رغبت کرنے والے رغبت کریں وہ عجیب ہی زندگی ہوگی جس میں چشمے جاری ہوں گے اس جنت کے میوے ہمیشہ تر و تازہ ہونگے اور یہ انعامات پرہیزگاروں کے لئے مختص ہوں گے اور کافروں منکروں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ مجرم لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے جو عذاب کہ کسی وقت مدھم نہیں ہوگا اس دن مجرم

لوگ خواہش کریں گے کہ میری بیوی بچے بہن بھائی خویش قبیلہ سب کچھ لے لیا جائے مگر میری جان چھوٹ جائے۔

جب اس شہزادے نے قرآن پاک کی ایسی نصیحت آموز آیات مبارکہ سنیں تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس درویش کے گلے سے لپٹ کر خوب رویا اور پھر اعلان کیا کہ تم سب چلے جاؤ اور وہ گھر کے صحن میں اس درویش کے ساتھ توبہ میں صبح تک مشغول رہا۔ زاں بعد اس نے اپنی توبہ کا اعلان کر دیا اور مسجد میں گوشہ نشین ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گیا اپنی جائداد اپنی عیش وعشرت کی چیزیں سب فروخت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صدقہ کر دیں حتیٰ کہ اپنی لونڈیاں غلام سب آزاد کر دیں۔

اب وہ درویش بن چکا تھا موٹا کھردرا لباس پہنتا، جوء کی روٹی پر گذارہ کرتا رات بھر عبادت الٰہی میں گذارتا دن کو روزہ رکھتا یہاں تک نوبت پہنچی کہ اب اس کی زیارت کیلئے اللہ والے اور نیک لوگ آتے اور اسے تسلیاں دیتے اے اللہ تعالیٰ کے بندے رب تعالیٰ بڑا کریم ہے وہ غفور رحیم ہے اپنے نفس پر کچھ نرمی کر تو وہ

جواباً کہتا بیشک ایسا ہی ہے لیکن میرے جرم بہت بڑے بڑے ہیں پھر وہ پا پیادہ حج کیلئے نکلا تو اس کے پاس صرف ایک کمبل ایک لوٹا ایک جائے نماز تھا حج کرنے کے بعد وہ مکہ مکرمہ میں ہی رہا رات کو حجر اسود کے پاس کھڑا ہو کر رو رو کر زاری کرتا۔ یا اللہ! میری زندگی کا اکثر حصہ نافرمانیوں بدعملیوں میں گذرا ہائے افسوس جب میرا نامہ اعمال کھولا جائے گا تو کیا بنے گا جو کہ گناہوں سے بھرا ہوا ہے اے میرے رحیم و کریم اللہ میں تجھے چھوڑ کر کس کے پاس جاؤں تیرے سوا کس سے التجا کروں اے میرے رحیم و کریم مولیٰ میں تجھ سے یہی دعا کرتا ہوں کہ میری خطائیں معاف کر دے اسی طرح دعاؤں التجاؤں میں دن گزرتے رہے حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(روض الریاحین: ص ۲۴۴)

دل کا سوز

میں یہ مضمون لکھ کر بڑا خوش ہو رہا ہوں کہ میں نے دنیا کی بے ثباتی دنیا کی مکاریاں عیاریاں بے وفائیاں لکھ کر بڑا کام کیا ہے

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

جو مسلمان میرے اس مضمون کو پڑھے گا فوراً توبہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار سجدہ ریز ہو جائے گا۔

لیکن مجھے امید نہیں کہ ایک بھی تائب ہو کیونکہ ہمارے دلوں پر زنگار چڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا ہے:

كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون

یعنی بندوں کے دلوں پر ان کی کرتوتوں کی وجہ سے زنگار چڑھ چکے ہیں۔ کونسی کرتوتیں؟ نمازوں کی پرواہ نہ کرنا، فلمیں دیکھنا، گانے سننا اور یہ میں اپنی طرف سے ہی نہیں کہہ رہا بلکہ جس کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

الغنا ينبت النفاق كما ينبت الماء الزرع

﴿مشکوٰۃ شریف: صفحہ ۴۱۱﴾

یعنی گانا سننا یہ نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ جب دل پر نفاق کی تہ جم جائے گی تو نہ قبر کی سختی نظر آئے گی نہ حشر کے دن کی سختی حشر کا وہ دن جب کہ یہ سورج جو کہ ہم سے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں میل دور ہے وہ جون جولائی کے مہینہ میں آگ کی طرح گرمی پھینکتا ہے اور یہی سورج جب اندازاً ایک میل کے فاصلہ پر آجائے گا تو خود ہی اندازہ کرلیں کہ کیسی سختی ہوگی اور جو دل زنگار آلود ہو وہ کیا عبرت حاصل کریگا۔ پھر نہ حساب کی سختی نہ پلصراط کی سختی یاد آکر ہمیں برائی سے روک سکتی ہے نہ اس کرّے دن کی سختی نہ دوزخ کا خوف۔

تمثیل

اس کی مثال یوں ہے جیسے کسی نے اپنی دوکان میں شوکیس رکھا ہو اس کے اندر قسما قسم کی چیزیں مثلاً دوربین، موبائل، گھڑی وغیرہ رکھی ہو اور اس پر شیشہ لگایا گیا ہو پھر مالک شیشے کو صبح وشام صاف کرتا رہے تو ظاہر ہے کہ جو گاہک آئے گا اسے اس میں سے ہر چیز نظر آئیگی ۔ لیکن اگر مالک بے پرواہی کرے شوکیس کے اس شیشہ کو صاف نہ کرے اور اس پر گرد وغبار کی تہ جم جائے تو کیا

گاہک کو کچھ نظر آئے گا؟ ہر گز نہیں آئیگا۔ ہاں جب وہ شیشہ ٹوٹ جائے تو اب پہلے سے بھی زیادہ نظر آئیگا۔

یوں ہی جب ہمارے دلوں پر ہمارے اپنے گناہوں کی وجہ سے زنگار چڑھ چکا ہے تو نہ ہمیں قبر کی وحشت بیدار کر سکتی ہے نہ حشر کی سختی نہ حساب کتاب کا خوف نہ پل صراط کی باریکی۔

ہاں جب یہ شیشہ ٹوٹ جائے گا پھونک نکل جائے گی تو پھر سب کچھ نظر آجائے گا کہ میں کس لئے پیدا کیا گیا تھا مجھے کیا کرنا چاہیے تھا اور میں دنیا میں کیا کر کے آیا ہوں۔

فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید

(قرآن مجید)

یعنی اے بندے اب تیرے پردے ہٹ گئے ہیں اب تیری نظر بڑی تیز ہے لیکن اس وقت وقت گذر چکا ہوگا۔

ہر چہ سے بینی بگرداب جہاں ؎

چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

یعنی اے بندے یہ دنیا کی چھل پہل یہ دنیا کی رنگینی یہ

ساری کی ساری بہار پانی کے بلبلے کی طرح اچانک مٹ جائے گی۔

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا

حسرتا و احسرتا و احسرتا

اے غافل انسان پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس۔

لیکن ان نصیحت کی باتوں کو کون سنے۔ امین سنے گا کون تجھ سے یہ انجمن ہی بدل گئی ہے۔ سارے کا سارا معاشرہ ہی کھیلوں پر، فلم بینی پر اور گانے سننے پر لٹو ہو رہا ہے وہ کھیلیں جن کے متعلق رب کائنات جل جلالہ قرآن مجید میں فرما رہا ہے۔

أوأمن اهل القریٰ ان یاتیهم با سنا ضحی وهم یلعبون

کیا لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ ان کھیلوں پر کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں لیکن نماز روزے کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

دعاؤں کا محتاج: فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ والاحبابہ

فیصل آباد۔۔۔5 ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

https://www.facebook.com/tablighulislam/

https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمتِ نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنتِ مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلادِ سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تأثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com
ISBN 978-969-7562-43-5
9 789697 562435 >